جلد ۲۹ | ۱۸ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۱۸ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

## مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق خدا تعالیٰ کا فرمودہ طریق

گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اخبار "انقلاب" (۱۵-جون) میں مسلمانوں کی تباہ حالی کا ذکر کر کے ان کی اصلاح کے لئے جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ وہ قطعاً قابل اعتنا نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح نہ پہلے مسلمانوں کی اصلاح و ترقی ہوئی۔ اور نہ اب ہو سکتی ہے حقیقت یہ ہے۔ جیسا کہ "انقلاب" کے مضمون میں لکھا گیا ہے۔ صحابہ کرام کی عظیم الشان ترقی کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اختلافات کو مٹانے کے لئے موجود تھی حضور صلعم قرآن پڑھاتے تھے۔ اس پر عمل سکھاتے تھے۔ تزکیہ نفس کرتے تھے" اب بھی اگر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ تو اسی رنگ میں کہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض روحانی حاصل کرنے والا آپ کا بروز موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے یہ درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع سے خدا تعالیٰ نے دیا ہو۔ مگر تعجب ہے۔ کہ صحابہ کرام کی ترقی اور اصلاح کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کا صدقہ قرار دینے کے بعد موجودہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے یہ کافی سمجھ لیا گیا۔ کہ مسلم لیگ یا وزیر اعظم پنجاب ایک تربیت گاہ بنام بیت المال جاری فرمائیں جس میں مسلمان قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عمل سیکھیں اور تزکیہ کریں۔ اس مدرسہ میں قرآن کریم کے احکام و ہدایات پڑھا کر ان پر عمل کرایا جائے۔ نواہی کو بتا کر ان سے روکا جائے۔ اور اس عمل کے لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا اسوہ حسنہ اختیار کیا جائے۔"

مگر اس تجویز کا ہر پہلو نہایت مضحکہ خیز ہے۔ مثلاً اس میں زور دار اس بات پر دیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایک تربیت گاہ میں قرآن پڑھایا جائے۔ اور اس پر عمل کرایا جائے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ قرآن پڑھانے۔ اور اس پر عمل کرانے والے آئیں گے کہاں سے۔ جبکہ خود ہی یہ اعتراف ہے۔ کہ "جو لوگ آج بعرف عام قرآن کو پڑھے ہوئے۔ اور عربی دان بنائے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت کیا ہے۔ آپس میں جنگ و جدل ہے۔ اخلاقیات میں کچھ عوام سے بہتر نظر نہیں آتے"۔ پس جبکہ قرآن جاننے کا دعوےٰ رکھنے والوں کی اپنی حالت یہ ہے۔ تو کسی درسگاہ میں وہ مسلمانوں کو کس طرح عامل قرآن بنا سکیں گے۔ اور کیونکر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کر دیں گے کیا اب تک مسلمانوں نے کبھی قرآن نہیں پڑھا۔ یا کیا قرآن پڑھانے والی ہندوستان میں بیسیوں درسگاہیں موجود نہیں ہیں۔ اگر ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آج کل کے مسلمان ہر لحاظ سے گرتے جا رہے ہیں۔ مگر صحابہ کرام نے باوجود کسی درسگاہ میں قرآن نہ پڑھنے کے دینی اور دنیوی لحاظ سے بے مثال ترقی کی۔

اس کی وجہ وہی ہے۔ جو "انقلاب" کے مضمون میں سورہ جمعہ کے حوالہ سے پیش کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ صحابہ میں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اختلافات کو مٹانے کے لئے موجود تھی۔ حضور صلعم قرآن پڑھاتے تھے۔ اس پر عمل سکھاتے تھے۔ تزکیہ نفس کرتے تھے" مگر موجودہ زمانہ کے مسلمان اپنے آپ کو کسی مزکی کے محتاج نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اسی سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ آخری زمانہ کے مسلمانوں کی اصلاح کا ذریعہ بیان کر چکا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ یعنی وہ خدا بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ جس نے مکہ والوں میں ایک رسول بھیجا۔ جو ان پر ہماری آیات پڑھتا، ان کا تزکیہ کرتا۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور وہ لوگ یقیناً اس سے قبل کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اسی طرح خدا اس رسول کو آخرین میں مبعوث کریگا۔ ان لوگوں میں جو ابھی صحابہ سے نہیں ملے۔ اور خدا بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر فرمایا ہے۔ جو آخرین کے لئے مقدر کی گئی تھی۔ پس جس طرح صحابہ رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اولیٰ کی برکت سے ترقی حاصل کی۔ اسی طرح آخری زمانہ میں لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ دینی اور دنیوی ترقی حاصل کریں گے۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کی ترقی اس انسان کی اطاعت اور فرمانبرداری سے وابستہ ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز بنا کر بھیجا۔ اور جس کے سوا آج تک کسی نے یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا آیت ممدوحہ میں یہ تو نہیں فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنَ الْاُمَّۃِ بلکہ یہ فرمایا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

پس خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز بنا کر دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اب اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اسی الٰہی نظام میں شامل ہونا چاہیئے جو جماعت احمدیہ کی صورت میں خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے ٭

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## وحی الٰہی میں نبی اور رسول کے لفظ کا بکثرت استعمال

"حق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں، چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (دیکھو ص ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جَرِیُّ اللّٰهِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حُلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا۔ اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا"

(ایک غلطی کا ازالہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

# مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ احسان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت آج نسبتاً بہتر رہی۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو دن بھر سے شاید سردرد ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج کچھ حرارت رہی۔ احباب دعائے صحت کریں ٭

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

# کیا احباب جماعت "الفضل" کی قربانی اور ایثار کی اب بھی قدر نہیں کریں گے

آج کل جبکہ سخت گرانی کی وجہ سے تمام اخبارات بے حد مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور "الفضل" کو بھی بہت سی مالی مشکلات درپیش ہیں۔ "الفضل" احباب جماعت کی خاطر جس قدر قربانی اور ایثار سے کام لے رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا معاصر "فاروق" اپنے ۱۲ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے:-

"دیکھو سلسلہ کا سب سے بڑا اخبار روزانہ "الفضل" ہے۔ اس کے خریداروں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد نہیں۔ باوجود کمی اشاعت اور زیادتی اخراجات کے وہ نہ صفحات کم کرتا ہے۔ نہ کاغذ ہی معمولی لگاتا ہے۔ نہ چندہ ہی بڑھاتا ہے۔ بدستور شائع ہوتا ہے بلکہ اب تو ادارہ "الفضل" نے کاغذ کی قیمت چوگنی ہو جانے پر بھی ایسا دلیرانہ قدم اٹھایا ہے کہ تمام دنیا کے اخبارات کو نیچا دکھا دیا ہے۔ کہ اس کا ایک ہفتہ وار خطبہ نمبر جو پہلے ۸ صفحہ پر نکلتا رہا ہے۔ اب چار صفحے بڑھا کر ۱۲ صفحہ کا کر دیا ہے۔ اور جس کا سالانہ چندہ جو پہلے گزشتہ سال کے اوائل میں چار روپیہ تھا۔ وہ اب اڑھائی روپیہ کر دیا ہے"۔

موجودہ حالات میں یہ غیر معمولی بوجھ "الفضل" محض اس لئے اٹھا رہا ہے۔ کہ اول تو کوئی غریب سے غریب احمدی ورنہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی احمدی جماعت ایسی نہ رہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبے حضور اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور جماعت کے متعلق ضروری امور سے ناواقف ہو۔ اسی وجہ سے ایک طرف تو جہاں روزانہ اخبار کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اور دوسری طرف خطبہ نمبر کی قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔

اب جبکہ "الفضل" جماعت کی خاطر اس قدر مشکلات برداشت کر کے شائع ہو رہا ہے۔ تو کیا احباب جماعت کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی اول تو روزانہ اخبار خریدیں۔ ورنہ خطبہ نمبر سے تو کسی پڑھے لکھے احمدی کو محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ "الفضل" کی قربانی اور ایثار کی قدر دانی کا یہی طریق ہے۔ "الفضل" خطبہ نمبر میں نہ صرف جلد سے جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جلد سے جلد احباب تک پہونچاتا ہے۔ بلکہ ہفتہ بھر کے سلسلہ کے اہم حالات بھی پیش کرتا ہے۔ اور حالات جنگ پر تبصرہ بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت

کے متعلق

## اللہ تعالیٰ ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور

## خود مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ - احسان ۱۳۲۰ہش مطابق ۶ جون ۱۹۴۱ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ شاکر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گو آج میری طبیعت حرارت کی وجہ سے خراب ہے ۔ مگر اس کے باوجود میں اس

### اختلاف کے متعلق

جو ہمارے اور پیغامیوں میں ہے ۔ بعض ایسی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ جن سے ہر عقلمند راہنمائی حاصل کر سکتا ہے ۔ دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے متعلق لوگوں میں اختلاف نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے لے کر انسان کے اپنے وجود تک ہر چیز کے متعلق

### لوگوں میں اختلاف

رہا ہے ۔ ہر زمانہ میں سینکڑوں ہزاروں لوگ ایسے ہوتے رہے ہیں ۔ جو کہتے ہیں ۔ کہ دُنیا میں قوتِ واہمہ ہی اصل چیز ہے ۔ اس کے سوا دُنیا میں کسی اور چیز کا کوئی وجود ہے ہی نہیں ۔ ایک قوتِ واہمہ ہے ۔ جو آپ ہی آپ خیال دوڑاتی ہے ۔ اور اس کے اس خیال دوڑانے کے ماتحت مختلف وجود اپنے آپ کو محسوس کرنے لگتے ہیں ۔ ورنہ اس کے سوا دُنیا میں نہ کوئی سُورج ہے ۔ نہ چاند نہ ستار اور نہ ہی انسان موجود ہے ۔ جیسے ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ آندھی چلتی ہے ۔ تو آگے چلتی جاتی ہے اسی طرح ایک وہم سے دُوسرا پیدا ہوتا جاتا ہے ایسے لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے ۔ کہ ایک شخص کسی بادشاہ کے دربار میں گیا ۔ اور کہا ۔ کہ یہ

### دُنیا سب وہم ہی وہم ہے

آپ بھی وہم ہیں ۔ میں بھی وہم ہوں ۔ بادشاہت اور حکومت بھی وہم ہیں ۔ بادشاہ اسے بہت عرصہ تک سمجھاتا رہا ۔ کہ یہ بات درست نہیں ۔ اور اس سے خوب بحث مباحثے ہوتے رہے مگر وُہ اپنی رائے پر قائم رہا ۔ بادشاہ نے خیال کیا ۔ کہ اسے کسی ایسی آزمائش میں ڈالنا چاہیئے کہ اس کا یہ خیال دُور ہو ۔ ایک دن اس نے اپنا دربار اوپر کی منزل پر منعقد کیا ۔ اور سب درباریوں اور امراء وغیرہ کو اُوپر ہی بلوا لیا مگر اسے نیچے ہی بیٹھنے دیا ۔ اس کے بعد جانوروں کے افسروں کو حکم دیا ۔ کہ ایک مست ہاتھی لا کر وہاں چھوڑ دیں ۔ اور ایک سیڑھی اوپر کی منزل پر آنے کے لئے لگی رہنے دی ۔ جب ہاتھی آیا ۔ اور نظر ماری ۔ تو اسے وہاں ایک آدمی کھڑا دکھائی دیا ۔ اور مستی اسپر حملہ آور ہوا ۔ وُہ شخص اِدھر اُدھر جان بچانے کے لئے بھاگتا رہا ۔ مگر جدھر وُہ جاتا ۔ ہاتھی پیچھے جاتا ۔ آخر وُہ گھبرا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا ۔ بادشاہ نے اسے دیکھ کر کہا ۔ کہ تم گھبرا کر اوپر کیوں چڑھنے لگے ۔ یہ تو محض وہم ہے ۔ ہاتھی بھی وہم ہے ۔ اور تم پر اس کے حملہ کا خیال بھی وہم ہے ۔ اور جب سب کچھ وہم ہے تو بھاگتے کیوں ہو ۔ وُہ بھی کوئی ہوشیار اور چالاک آدمی تھا ۔ اس نے فوراً جواب دیا ۔ کہ یہ میرا سیڑھی پر چڑھنا کون سا ہے ۔ یہ بھی وہم ہی ہے ۔

تو اس قسم کے لوگوں کا کوئی علاج دُنیا میں نہیں ۔ یہ درحقیقت مریض ہوتے ہیں اور

### قوتِ فیصلہ

ان میں نہیں ہوتی ۔ اس لئے جو بات سنتے ہیں ۔ اس کے متعلق آسان طریق یہی نظر آتا ہے ۔ کہ کہدیں ۔ یہ وہم ہے ان کی مثال اس کبوتر کی طرح ہوتی ہے ۔ جو آنکھیں بند کر کے سمجھ لیتا ہے کہ اب بلی اس پر حملہ نہ کر سکے گی ۔ بیماریاں دُنیا میں پڑتی ہیں ۔ لوگ احتیاطیں کرتے ہیں ۔ مثلاً کسی کو بخار آنے لگا جس کا علاج اس زمانہ میں کونین کو قرار دیا گیا ہے ۔ اور وُہ فائدہ کرتی ہے یا اگر فائدہ نہ کرے ۔ تو کم سے کم کنت حملہ اس کے کھانے کے بعد نہیں ہوتا ۔ لیکن ایسے لوگوں سے اگر کہا جائے ۔ تو کہدیں گے ۔ کہ یہ سب باتیں ہیں ۔ کونین میں کیا رکھا ہے ۔ اصل مطلب اس کا صرف یہ ہوتا ہے ۔ کہ کونین کون کھائے ٹائیفائڈ کے ٹیکے نکل آئے ہیں ۔ لیکن ایسے آدمی سے اگر کہا جائے ۔ کہ ٹیکہ کرا لو ۔ تو کہہ دے گا ۔ کہ یہ سب باتیں ہیں ۔ جو ڈاکٹروں نے اپنی دوائیاں بیچنے کے لئے مشہور کر رکھی ہیں ۔ مگر جب ٹائیفائڈ آن پکڑتا ہے ۔ تو پھر علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پیچھے پھرتے ہیں ۔ ہیضہ پھیلتا ہے ۔ ان سے کہا جائے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر علاج کراؤ ۔ تو کہیں گے ۔ کہ کیا ہیضہ سب کو ہوتا ہے ۔ مگر جب ان پر حملہ ہوتا ہے ۔ تو پھر گھبراتے ہیں ۔ تو اس قسم کے خیالات دراصل

### نفس کی بیماری

سے پیدا ہوتے ہیں ۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا ۔ قوتِ فیصلہ ہوتی نہیں ۔ اس لئے ایسا انسان اپنے آپ کو طفل تسلی دے لیتا ہے ۔ اور ایسے لوگ دُنیا میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں ۔ اور ہوتے رہیں گے میرا مطلب یہ ہے ۔ کہ اگر انسان کسی مسئلہ پر خواہ مخواہ بحث جاری رکھنا چاہتا ہے اور کوئی بڑی سے بڑی دلیل بھی پیش کی جائے ۔ تو وُہ اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض کر دے گا ۔ اور وُہ اعتراض خواہ کتنا نامعقول کیوں نہ ہو ۔ اسے پیش کر کے سمجھ لے گا ۔ کہ میں نے اس دلیل کو رد کر دیا ۔ دُنیا میں کہا جاتا ہے ۔ کہ

### آفتاب آمد دلیل آفتاب

مگر جس کا یہ عقیدہ ہو ۔ کہ دُنیا میں سب کچھ وہم ہے ۔ نور بھی وہم ۔ اور اندھیرا بھی وہم ہے ۔ وُہ اس دلیل کو بھی رد کر دیتا ہے ۔ وُہ سمجھتا ہے ۔ نہ کوئی سُورج تھا نہ روشنی نہ چاند ۔ نہ ستارے ۔ تو اس قسم کی بحثیں کبھی بھی ختم ہونے میں نہیں آتیں ۔ سلسلہ چلتا جاتا ہے ایک بات چھوڑی ۔ دوسری پکڑ لی ۔ آگے وُہ چھوڑی ۔ تو کوئی اور لے لی ۔ اور ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں ۔ جنہوں نے

### جھگڑوں کو دُنیا میں جاری رکھا

ہُوا ہے ۔ بھلا وُہ کونسی چیز تھی ۔ جس نے حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفوں کو ضد پر قائم رکھا تھا ۔ اور وُہ کونسی بات تھی جس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مخالفوں کو ان کے مقابل پر کھڑا کر رکھا تھا ۔ پھر وُہ کونسی دلیل تھی ۔ جس سے حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا مقابلہ ان کے مخالفوں نے کیا ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقابلہ کرایا ۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی ۔ کوئی ثبوت نہ تھا ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ یہ ان کے نفسوں کی خواہشات تھیں ۔ کوئی نہ کوئی نفسانی غرض ۔ کوئی پوشیدہ مقصد اور یا پھر کوئی دماغی کمزوری اس کا سبب ہوتا ہے ۔ قربانی کرنے یا دوسروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت اور ہمت ان میں نہیں ہوتی ۔ اور اس لئے صداقت پر اعتراض کرتے جاتے ہیں ۔ خواہ وُہ سُورج کی طرح عیاں کیوں نہ ہو چکی ہو ۔ اور یہ ان کی عادت ہو جاتی ہے ۔ یہی حال ہمارے پیغامی دوستوں کا ہے ۔ باریک دلائل کو جانے دو ۔ میں

### ایک موٹی بات

پیش کرتا ہُوں ۔ اسے ہی لے لو ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں بہت سے آنے والے وجودوں کی خبر دی ہے ۔ وہاں ایک خاص وجود کی بھی خبر دی ہے ۔ اور اسے نبی اللہ فرمایا ہے آپ نے فرمایا ۔ کہ میری امت میں مجدد دین آئیں گے ۔ مگر یہ بھی فرمایا ہے ۔ کہ میری امت میں منافق بھی ہونگے ۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں ۔ کہ ہمارے سامنے جو شخص بھی آئے ہم اسے منافق قرار دیدیں ۔ اس وجہ سے کہ آپ نے فرمایا ہے ۔ میری امت میں منافق بھی ہوں گے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا ۔ کہ فرشتے میرے بعض صحابہ کو لے کر دوزخ کی طرف جائیں گے ۔ تو میں پکاروں گا ۔ اصیحابی اصیحابی ۔ کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں ۔ اس پر فرشتے جواب دیں گے ۔

کہ آپ کو معلوم نہیں آپ کے بعد ان اصحاب نے کیا کیا کام کئے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہر صحابی کو منافق کہدیا جائے۔ دراصل ان لوگوں کو جو آپ نے اپنے اصحاب بیان فرمایا تو یہ محض ان کی ظاہری حالت پر قیاس کرکے حقیقتاً وہ صحابہ نہ تھے۔ مگر کیا آپ کے اس ارشاد کی وجہ سے ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بزرگوں کو بھی منافق کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح بے شک آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں مجددین آئیں گے۔ مگر یہ بھی تو فرمایا ہے۔ کہ

**نبی بھی ہوگا**

اس حدیث کو بعض لوگ ضعیف قرار دیدیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے استعمال کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کم سے کم اس کا یہ حصہ ضعیف نہیں۔ اور دوسرے اس کے دوسرے حصے ضعیف ہوں تو بے شک ہوں یہ حصہ جس میں نبی کا لفظ مسیح موعود کے لئے بولا گیا ضعیف نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اسے استعمال فرمایا ہے۔

**پیغامی کہتے ہیں**

کہ یہ لفظ جو ہے اس کے کچھ اور معنی ہیں۔ ہم کہتے ہیں بہت اچھا ہم مان لیتے ہیں کہ آپ نے یہ لفظ مجدد یا محدث کے معنوں میں استعمال فرمایا۔ اور فرض کر لیتے ہیں۔ کہ ان معنوں میں یہ لفظ استعمال ہو بھی سکتا ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا آنے والے مسیح کے لئے آپ نے کہیں مجدد کا لفظ بھی بولا ہے یہ صحیح ہے کہ دنیا میں بعض اوقات بعض الفاظ

**استعارہ کے رنگ میں**

استعمال کر لئے جاتے ہیں۔ مثلاً بہادر کو شیر سخی کو حاتم کہہ لیا جاتا ہے۔ مگر جن کے متعلق یہ استعارہ استعمال ہو اس کا اصلی نام بھی تو لیا جاتا۔ اور حقیقی مرتبہ بھی تو بیان کیا جاتا ہے۔ سخی کو بے شک حاتم کہدیتے ہیں۔ مگر اس کا اصلی نام بھی تو لیتے ہیں۔ اسی طرح مان لیا کہ آنے والے مسیح کے متعلق آپ نے نبی یا رسول کا لفظ استعارہ کے طور پر استعمال فرمایا اور اس کے معنی مجدد کے ہیں۔ مگر کیا آپ نے اپنی ساری نبوت کے زمانہ میں ایک دفعہ بھی

**آنے والے مسیح کے لئے مجدد کا لفظ**

بولا۔ آپ نے تمام عرصہ میں ایک ہی لفظ استعمال فرمایا۔ اور وہ نبی کا تھا۔ یہ اگر استعارہ تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ نے ساری عمر آنے والے کے اصل مرتبہ کا ذکر ہی نہیں فرمایا۔ اور اس طرح نعوذ باللہ خود لوگوں کی گمراہی کے سامان کر دیئے۔ کہ استعارہ ہی استعارہ استعمال کیا۔

**حقیقت اور اصلیت کا ذکر**

تک بھی نہ کیا۔ ایک جگہ بھی آنے والے پر حقیقی مقام کا ذکر نہ کیا۔ ایک ہی جگہ اس کا مرتبہ بیان فرمایا۔ اور وہیں اسے نبی اللہ قرار دیا۔ اگر بحث سے الگ ہوکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے نبی اللہ فرمانے کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ آنے والا نبی ہوگا۔ اگر اس کا اور کوئی مفہوم ہوتا۔ تو آپ کسی دوسری جگہ اس کے صحیح مرتبہ کا بھی تو ذکر فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک استعارات بھی استعمال فرمائے ہیں۔ مگر ایسی چیزوں میں جن کا ایمان سے تعلق نہیں۔ مثلاً پیشگوئیاں ہیں کسی پیشگوئی کے کسی حصہ کا پتہ نہ بھی لگے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اور نہ ان پر جب تک سمجھ نہ آئے ایمان لانا ضروری ہے۔ اس لئے آپ نے استعارے استعمال فرمائے حقیقت کا اظہار نہیں فرمایا۔ لیکن ایمان کے ساتھ تعلق رکھنے والی کسی بات میں آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اگر کہیں استعارہ استعمال فرمایا ہے۔ تو دوسری جگہ اس کی وضاحت بھی فرمادی مثلاً جہاں حضرت مسیح کے آسمان سے آنے کا ذکر فرمایا۔ وہاں اماسکم منکم فرماکر اس طرف توجہ دلادی۔ کہ وہ آنے والا مسیح تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی امت محمدیہ کا فرد ہوگا۔ اور اس طرح منکم فرماکر اس بات کو حل کر دیا۔ مگر مسیح موعود کے لئے آپ نے مجدد یا محدث کا لفظ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔

اس کے بعد ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ

**اللہ تعالے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کلام**

بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ نبی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ابتدائی زمانہ کا ایک الہام بیان فرماتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس الہام کی دو قرائتیں ہیں۔ ایک یہ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور دوسری یہ کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ گویا اللہ تعالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کلام ابتداہی میں اس طرح شروع کرتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک نذیر اور نبی آیا۔ نذیر کا لفظ بھی قرآن کریم میں جہاں استعمال ہوا ہے نبی کے معنوں میں ہی ہوا ہے۔ اس لئے نذیر کے لفظ سے کوئی شبہ پیدا نہیں ہوسکتا پھر تذکرہ نکال کر دیکھو کہ کتنی جگہ آپ کے الہامات میں آپ کے لئے مجدد یا محدث کا لفظ ہے؟ اور کتنی جگہ نبی اور رسول کا؟ یہ صحیح ہے کہ ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ جیسے ایم۔ اے بی۔ اے بھی ہوتا ہے۔ ہم ایم۔ اے کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب اس نے بی۔ اے پاس کیا تھا۔ بلکہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب وہ مدرسہ میں داخل ہوا تھا۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ وہ ایم۔ اے نہیں۔ اسی طرح نبی مومن بھی ہوتا ہے۔ صالح اور شہید بھی اور صدیق بھی۔ یہ سب لفظ اس کے لئے استعمال ہوسکتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ وہ نبی نہیں۔ عجیب بات ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نعوذ باللہ غلطی کی۔ کہ آنے والے کا

**صحیح روحانی مرتبہ**

ایک بار بھی بیان نہ فرمایا۔ ایک ہی دفعہ اس کے مرتبہ کا ذکر فرمایا۔ مگر وہاں بھی نبی اللہ کے نام سے اسے یاد کیا۔ اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اللہ تعالے اس غلطی کا ازالہ فرمادیتا اور کہدیتا کہ اس حدیث سے غلطی نہیں کھانی چاہیئے۔ آپ کا اصل مقام محدث ہے آپ نبی نہیں۔ مگر ابتدائی باتیں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیں۔ ان میں ہی یہ فرمایا۔ کہ

**دنیا میں ایک نبی آیا**

پھر آپ کے الہامات کا مجموعہ جو شائع شدہ ہے۔ اس میں کئی سو جگہ آپ کے لئے نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ وضاحت کے ساتھ یا تشبیہہ کے ساتھ۔ اور یہ

**خدا تعالے کا قول**

ہے۔ اور اگر یہ بھی صحیح نہیں۔ تو کہنا پڑیگا کہ اللہ تعالے نے بھی نعوذ باللہ پھر لوگوں کو اسی گمراہی میں ڈال دیا۔ عجیب بات ہے۔ کہ اصل مرتبہ کا ذکر یہاں بھی نہیں۔ نبی اللہ نبی اللہ ہی بار بار فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات میں رات کو سونے کے لئے لیٹتا ہوں تو تکیہ پر سر رکھتے ہی یہ الہام ہونا شروع ہوتا ہے۔ کہ انی مع الرسول اقوم۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہاری تائید پر ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ تکیہ پر سر رکھنے سے لے کر سر اٹھانے تک برابر یہ الہام ہوتا رہتا ہے اور کس قدر

**عجیب بات**

ہے۔ کہ یہاں بھی اللہ تعالے آپ کے اصلی مرتبہ کو چھوڑ ہی دیتا ہے۔ اور جو مرتبہ محض مشابہت کے لئے ہے اسے بیان کرتا جاتا ہے۔ تذکرہ کو دیکھ لو مجدد یا محدث سے سینکڑوں گنے زیادہ نبی اور رسول کے الفاظ آپ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ بلکہ اگر ان الہامات کو شامل کر لیا جائے جو سر تکیہ پر رکھنے کے وقت سے سر اٹھانے تک جاری رہتے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ لاکھوں گنے زیادہ دفعہ یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور کیا ایک سمجھدار انسان کے سمجھنے کے لئے یہ کافی نہیں۔ کہ اللہ تعالے جسے دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے اصل مرتبہ کو بیان نہیں فرماتے بلکہ صرف نبی اللہ ہی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالے شروع کے الہامات میں ہی اس کو نبی اللہ فرماتا ہے۔ اور آخری الہامات جو وفات کے قریب ہوتے ہیں۔ ان میں بھی رسول اور نبی کے الفاظ ہی اس کے لئے استعمال فرماتا ہے۔ غرض

**شروع سے آخر تک یہی الفاظ**

اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ پس سمجھنے والے کے لئے اس بات کو سمجھنا نہایت آسان ہے۔ کہ اگر آپ کا اصل درجہ مجدد یا محدث ہوتا۔

تو اللہ تعالےٰ اسی پر زیادہ زور دیتا اور اگر کہیں

**استعارہ کے طور پر**

آپ کے لئے نبی کا لفظ استعمال ہوتا (استعارہ سے مراد وُہ تشبیہ ہے جس میں حقیقت جنسی نہیں پائی جاتی - ورنہ ظلی نبوت جو تشریعی نبوت کے تابع ہوتی ہے - بوجہ اس کے کہ اصل سے بطریق فیض اخذ کی جاتی ہے استعارۃً کہلا سکتی ہے - مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے - کہ وُہ نبوت نہیں ہے) تو دوسری جگہ اس کی وضاحت کر دیتا - مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے فرماتا ہے - کہ تیرا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے - اس میں آپ کے وجود کو الٰہی وجُود سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس سے غلط فہمی ہو سکتی ہے اسی طرح ایک دو اور ایسی آیات ہیں - مثلاً ایک دوسری جگہ فرمایا ہے قل یا عبادی - اور وہاں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام نظر آتا ہے - اور بعض مفسرین کا خیال ہے - کہ یہاں آپ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - کہ تُو کہہ - اے میرے بندو! مگر یہ آیت تشریح طلب ہے اور بعض مفسرین نے اس کے اور معنے بھی کئے ہیں - بہر حال دو تین مقامات قرآن کریم میں ایسے ہیں - اور چونکہ اس سے آپ کے درجہ کے متعلق غلط فہمی ہو سکتی تھی - اس لئے بشر اور رسول کا لفظ آپ کے متعلق اتنی مرتبہ فرمایا کہ

**غلط فہمی کا کوئی احتمال باقی نہ رہا**

اور جب کوئی مخالف اعتراض کرتا ہے کہ دیکھو - قرآن کریم میں شرک کی تعلیم ہے - تو ہم کہتے ہیں - کہ یہ تو تشبیہی کلام ہے - جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالےٰ سے یگانگت بیان کی گئی ہے - ورنہ آپ کے لئے رسول - نبی - عبد اور بشر کے الفاظ سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے - قرآن کریم کے شروع میں بسم اللہ ہے یعنی میں اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتا ہُوں - اس کا مطلب ہی یہ ہے - کہ میں بندہ ہُوں - اور خدا تعالےٰ کی مدد کا محتاج پھر آخر میں اعوذ برب الناس ہے اس میں بھی اسی طرف اشارہ ہے - کہ میں بندہ ہوں - خدا نہیں ہوں - گویا

**بسم اللہ سے لے کر آخر تک**

آپ کی طرف الوہیت کی نسبت کو غلط بتایا گیا ہے - اور بار بار کہا گیا ہے کہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف بشر رسول ہیں - عبد ہیں - تو قرآن کریم میں اگر دو تین ایسی آیات ہیں - جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالےٰ کے ساتھ اتحاد اور تعلق ظاہر کیا گیا ہے - اور ایسے الفاظ بیان ہُوئے ہیں - جن سے عوام کو شبہ ہو سکتا ہے - تو دوسری آیات میں کثرت کے ساتھ اصلیت بیان کر دی گئی ہے - مگر یہ کیا اندھیر ہے - کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اللہ تعالےٰ نے دو تین جگہ اپنی ذات سے تشبیہ دی - اور پھر اس اشتباہ کو دُور کرنے کے لئے بار بار آپ کو بشر اور عبد کہہ کر یاد کیا ہے - مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بار بار وہی الفاظ بیان کئے - جو دراصل آپ کا صحیح مقام نہ تھا تیس پینتیس سال تک برابر آپ کو نبی اور رسُول کے لفظ سے پکارتا رہا - اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہُوئے کیا کوئی معقول انسان کہہ سکتا ہے - کہ آپ کا اصل مرتبہ محدثیت کا ہے - اگر آپ کا یہ درجہ ہوتا - تو چاہیئے تھا - کہ بار بار اسی کا ذکر ہوتا - جیسے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشر کا لفظ بار بار فرمایا ہے - اور الوہیت سے تشبیہ شاذ کے طور پر دی ہے - پھر چاہیئے تھا - کہ اسی کی تائید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے ہوتی - اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں ہوتا - کوئی نادان کہہ سکتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ بڑا تھا - اور وُہ زیادہ محتاط تھے - اس لئے قرآن کریم میں بشریت اور رسالت پر خاص زور دیا گیا ہے - مگر یاد رہے - کہ قرآن کریم رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام نہیں ہے - بلکہ خدا تعالےٰ کی وحی ہے اور وُہ اسی ذات پاک کا اتارا ہوا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہام نازل کیا - لیکن وُہاں تو الوہیت کے ساتھ معمولی سی تشبیہ کے بعد بشر - اور عبد بار بار فرمایا - اور اس پر اتنا زور دیا - کہ آپ کے بشر ہونے میں کوئی شبہ ہی نہ رہا - اور یہاں یہ حال ہے - کہ الہامات میں بار بار نبی اور رسُول ہی کہا گیا ہے - پھر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نبی ہی کہتے ہیں :-

اب اس سے آگے چلو - مان لیا - کہ نعوذ باللہ من ذالک اللہ تعالےٰ نے بھی بے احتیاطی کی - اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی - اور یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھوڑ دیا - کہ وُہ خود اس سوال کو حل کریں اب سب بحثوں کو چھوڑ دو - اور آپ کی کتابوں میں دیکھ لو - کہ کیا آپ نے اپنے

**مجدد ہونے کی بحثیں**

کی ہیں - اور منہاج مجددیت کو دشمنوں کے سامنے پیش کیا ہے - یا منہاجِ نبوت کو - آپ نے کثرت سے یہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں - کہ میں نبی ہُوں - رسُول ہُوں - باقی رہا محدثیت کا سوال - اس پر صرف ابتدائی زمانہ میں اصُولی طور پر کچھ بحث کی ہے - ورنہ بعد میں مسیحیت اور نبوت پر ہی بحث کی ہے - اور یہاں تک فرمایا ہے کہ میرے دعوے کی مشکلات میں سے

**ایک مشکل نبوّت کا دعوےٰ**

ہے گویا آپ کی تحریرات سے جو غلط فہمی دُور ہو سکتی تھی - اس کا بھی امکان باقی نہیں رہا - اس کے بعد

**ایک اور ذریعہ**

یہ باقی رہ جاتا تھا - کہ آپ کے زمانہ کے مصنف اور علماء اس بات پر زور دیتے - اور کہتے - کہ آپ نے اپنے لئے لفظ نبی جوش میں استعمال فرمایا ہے - ورنہ آپ کا اصل مرتبہ محدثیت کا ہی ہے - مگر یہ بات بھی نہیں - اس زمانہ میں

**مولوی محمد علی صاحب**

سب سے اہم رسالہ کے ایڈیٹر تھے - اسی رسالہ کے جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مضمون لکھا کرتے تھے - اور جن میں سے بعض مضمونوں کو باوجُود حقیقت کا علم رکھنے کے محض خوشامد اور چاپلوسی کے طور پر پیغام کا عملہ متعدد بار مولوی محمد علی صاحب کی طرف منسوب کرتا چلا آیا ہے - اور مولوی صاحب اس عظیم الشان افتراء کو شیر مادر کی طرح پیتے چلے آئے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضامین کو اپنی طرف منسوب ہوتے دیکھ کر خاموش رہے ہیں - اس اہم رسالہ میں اس کے ایڈیٹر صاحب جن کے قول کو اس وقت بعض پیغامی خدا اور رسُول - اور امام وقت کے قول پر ترجیح دیتے ہیں - متواتر اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی لکھتے رہے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات تک

**نبوت پر ہی زور**

دیتے رہے ہیں - کہیں چیلنج دیتے ہیں کہ آپ کا مقابلہ حضرت ابو بکر رضؓ حضرت عُمر رضؓ - اور حضرت حسن رضؓ یا حسین رضؓ سے نہیں کیا جا سکتا - ان بزرگوں کو آپ کے مقابلہ میں پیش کرنا غلطی ہے - کیونکہ یہ نبی نہ تھے - اور آپ نبی ہیں - کہیں لکھا ہے - کہ آپ کی صداقت معیارِ نبوت پر پرکھنی چاہیئے - غرض وُہ اہل قلم جو اس زمانہ میں سلسلہ کا پیغام دُنیا کو پہونچاتے رہے - آپ کا نبوت کا مقام ہی پیش کرتے رہے - مگر آج ہمیں بتایا جاتا ہے - کہ ان سب الفاظ سے مراد محدثیت تھی - جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو بار بار نبی اور رسول فرمایا - تو اس کی مراد اس سے محدثیت تھی - جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا - تو اس سے بھی محدثیت مراد تھی - جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنے آپ کو نبی اللہ لکھتے ہے تو اس سے مراد بھی محدثیت تھی - اور جب میں لکھتا تھا - تو اس سے مراد بھی محدثیت تھی۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ بہت اچھا جناب اگر نبوت اور رسالت کے الفاظ جو آپ استعمال کرتے رہے۔ اس سے مراد محدثیت ہی تھی۔ تو پھر آپ نے ان الفاظ کا استعمال اب کیوں ترک کر دیا۔ اگر نبوت کے معنی محدثیت کے ہیں۔ تو

## اب بھی وہی لفظ استعمال

کریں۔ اور اسی زور سے استعمال کریں۔ اس زمانہ میں تو آپ خدا کا رسول خدا کا آخری رسول آخری زمانہ کا رسول آپ کو لکھتے تھے مگر اب "پیغام صلح" کو دیکھ لو کبھی یہ الفاظ نظر نہ آئیں گے۔ اگر ان الفاظ کے معنی وہی تھے۔ جو آج آپ بتاتے ہیں۔ تو پھر آج ان کے استعمال میں کیا حرج ہے۔ کیوں آج انہیں استعمال نہیں کرتے۔ غرض آج آپ کا ان الفاظ کو استعمال نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کو نبی اور رسول لکھتے تھے۔ تو ان سے مراد نبی اور رسول ہی سمجھتے تھے۔ اس طرح جب خدا تعالےٰ آپ کو نبی کہتا تو وہ نبی ہی سمجھتا تھا۔ جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو نبی کہا۔ تو اس سے مراد نبی ہی تھی۔ اور جب آپ نے اپنے لئے یہ الفاظ استعمال کئے۔ تو ان سے مراد بھی نبوت ہی تھی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کہ سب نے غلطی کی۔ یہ تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے غلطی کی۔ یا میں فلاں بات کرنے یا لکھنے کے وقت

## کسی اور خیال میں

مشغول ہوں گا۔ مگر یہ کہ جو الفاظ خدا تعالےٰ نے فرمائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمائے۔ اور آپ کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب بھی استعمال کرتے رہے۔ ان کے متعلق آج یہ کہا جائے کہ ان سب سے مراد وہ نہیں تھی۔ جو لفظوں سے ظاہر ہے۔ بلکہ ان سے مراد کچھ اور ہی تھا۔ تو یہ ایسی بات ہے جسے کوئی معقول انسان کبھی نہیں مان سکتا ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ جو لفظ اس طرح بار بار استعمال ہوا در اصل وہی مقام آپ کا ہے۔ اور جو دو ایک بار استعمال ہوا۔ وہ در اصل ادنیٰ مقام تھا۔ اللہ تعالےٰ کی گواہی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی اور خود مولوی محمد علی صاحب کی اس زمانہ کی گواہی جس کے متعلق

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویا

میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ ایک عقلمند کے لئے بالکل کافی ہے۔ اور وہ گواہی جو اس وقت دی جا رہی ہے۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دور ہو گئے۔ اور آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور آپ کو افسوس سے کہنا پڑا۔ کہ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ ان حالات میں صرف

## ایک سوفسطائی

جو وہم میں مبتلا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی ہونے کا انکار کر سکتا ہے۔ اور ایسے شخص کا کوئی علاج کسی کے پاس نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایسے لوگوں کی مثال وہی ہوتی ہے۔ جیسے ایک نٹ باریک رسی پر چڑھ کر ناچتا۔ کودتا۔ چھلانگیں لگاتا اور اپنی جان کو خطرات میں ڈال کر کوئی کھیل دکھاتا ہے۔ تو نیچے سے ایک بڈھا کہہ دیتا ہے۔

## مَیں نہ مانوں

ایسے لوگوں کا کوئی علاج ہمارے پاس نہیں۔ ہاں سوچنے والے کے لئے اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خود مولوی محمد علی صاحب کی وہ شہادت جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دی راہ نمائی کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان نہ سمجھنا چاہے۔ تو ایسے انسان کا علاج اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔ کوئی بندہ نہیں کر سکتا۔

# جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ کا پروگرام

۲۷ جون ۱۹۴۱ء ۹ بجے شام کو ۱۱ بجے تک جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ جس میں غیر مسلم لیکچراروں کے علاوہ مولوی اللہ دتا صاحب پچیس منٹ تقریر کریں گے۔

## پہلا دن

۲۸ جون ۱۹۴۱ء پہلا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | اسلام کا پیغام | مولوی محمد سلیم صاحب |
| (۲) | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ زمانہ کے متعلق | چودہری دل محمد صاحب |
| (۳) | حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی بنیاد اور اس کے نقصانات | مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری |

دوسرا اجلاس زیر صدارت چودہری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | موجودہ جنگ کے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیاں | سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ قادیان |
| (۲) | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت | مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل |

تیسرا اجلاس زیر صدارت چودہری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | سکھ مسلم اتحاد | گیانی واحد حسین صاحب |
| (۲) | اجرائے نبوت پر بعض اعتراضات کے جواب | ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم |

## دوسرا دن

۲۹ جون ۱۹۴۱ء پہلا اجلاس زیر صدارت خان بہادر نواب چودہری محمد الدین صاحب ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے | چودہری دل محمد صاحب |
| (۲) | نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام | چودہری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء |
| (۳) | اپیل تعمیر جلسہ گاہ | چودہری شاہ نواز صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ |
| (۴) | غیر احمدیوں کے نقطۂ نگاہ سے ختم نبوت کا مفہوم اور اس کی مضرتیں | مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری |

دوسرا اجلاس بصدارت مرزا احمد بیگ صاحب انکم ٹیکس افسر

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | احمدیت اور موجودہ جنگ | میر محمد بخش صاحب وکیل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گوجرانوالہ |
| (۲) | مصلح موعود | ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجرات |

تیسرا اجلاس بصدارت میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گوجرانوالہ

| | مضمون | مقرر |
|---|---|---|
| (۱) | ضرورت مذہب | مولوی محمد سلیم صاحب |
| (۲) | بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام | گیانی واحد حسین صاحب |
| (۳) | دعا | خان بہادر نواب محمد الدین صاحب |

۳۰ جون تبلیغی کانفرنس زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ اس کانفرنس میں ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کے امراء سیکرٹریان تبلیغ۔ اور پریذیڈنٹ صاحبان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ مہمانوں کی خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ ہو گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ نہ صرف خود اس جلسہ میں شامل ہوں۔ بلکہ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو بھی بغرض تبلیغ جلسہ میں ہمراہ لائیں۔

خاکسار قاسم الدین احمدی از شہر سیالکوٹ

# زمین قادیان اب محترم ہے

## جون کی ۶ تاریخ

۶ر جون کی تاریخ میری زندگی میں انقلاب کا زمانہ۔ غیر معمولی اور خارق عادت واقعات کا افسانہ۔ روحانی زندگی کی ابتدا کا دن۔ غیر متوقع تغیرات اور خدا کی قدرت نمائی کے کرشمہ کا روز ہے۔ جس کی یاد میں آج میرا دل نرم۔ آنکھ نم کہ پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہے جا رہا ہے۔ خدا کا حسن اور اس کا احسان آج اپنی خاص تجلی سے مجھ پر نزول فرما اور میرا رب نئی شان سے مجھ پہ جلوہ کناں ہے۔ جس کے نتیجہ میں میرے وجود کا ہر ذرہ اور میرا روم روم دربار الوہیت میں سربسجود ہے۔ اور جذبات شکر و امتنان کا ایک بحر ناپیدا کنار میرے دل و دماغ میں موجزن۔ خدائے واحد و یگانہ کے وسیع اور کامل علم اور اس کی لا انتہاء قدرتوں کی یاد اس ذات قادر و توانا کی ہیبت و جبروت کو مجھ پہ مستولی کر رہی ہے۔ اور اس طرح آج میں اپنی ساری قوتوں۔ ساری طاقتوں۔ اور سارے ہی خیالات و احساسات کے ساتھ بیم و رجا کی زد میں فنا ہونے سمو جا۔ اپنے خدا کی چوکھٹ پہ گردن ڈالے التجا رہنے پڑا ہوں

۶ر جون کا دن جہاں میری عملی زندگی کی بنیاد بنا۔ جہاں اس تاریخ کو خدا نے مجھے کفر و شرک کی تاریکی سے نکال لانے کے لئے منتخب فرما کر اس کو میرے واسطے ایک نئے دور کی یاد بنایا۔ وہاں یہ دن خدا تعالیٰ کے خاص الخاص انعامات۔ فضلوں رحمتوں اور برکات کی بھی ایک ہمیشہ رہنے والی یادگار ہے جبکہ اس وراء الوراء ہستی نے اپنے فضل بے پایاں۔ پنہاں در پنہاں مصلحتوں اور حکمتوں سے مجھ ناچیز کو شرک کی سنڈاس اور کفر و ضلالت کی دلدل سے نکال کر نوازا۔ دولت ایمان اور زیور اسلام سے مالا مال فرمایا وذالک فضل اللہ علینا و علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا

وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

## ۶ر جون کی یاد میں

افراد کیا قومیں۔ روحانیت کے شیدائی کیا دنیا کے فدائی اور دیندار و مذہبی لوگ کیا مذہب سے ناآشنا و بیگانے سبھی اپنی اپنی عقل اور طاقت و استطاعت یا استعداد و ماحول کے مطابق ایسی تاریخی تقریبوں کی یادگاریں قائم کیا کرتی ہیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان سے دینی یا دنیوی فوائد حاصل کر سکیں۔ روحانی یا مادی امور میں ان سے راہ نمائی یا اثر قبول کر سکیں۔ اور وہ یادگاریں ان کے واسطے قومی امتیاز و خصوصیات کے قیام و دوام کا ذریعہ بن سکیں اسی فطری جذبہ کے ماتحت میرے دل میں بھی آج ایک ولولہ و جوش ہے اور خواہش و شوق ہے کہ ۶ جون کی یاد میں بھی کوئی ایسا نیک کام کر سکوں جو اس دن۔ کی صحیح یادگار بن کر ہماری نسلوں کے لئے حقیقی معنوں میں ایک مفید یادگار اور صداقت و ہدایت کا منار بن سکے۔

## قادیان میں آمد

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور مجھے توفیق بخش کہ حق ہی کہوں۔ حق ہی لکھوں۔ اور حق ہی آگے پہنچاؤں۔ آمین ثم آمین

۱۸۹۵ء کا زمانہ تھا۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے مجھ ناکارہ و ناکس کو کفر و ضلالت کی ہزاروں نجاستوں سے نکال کر۔ رسوم و رواج کی بندھنوں اور زنجیروں سے نجات دے کر قادیان دارالامان میں خدا کے اس برگزیدہ نبی و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پہنچایا۔ جس کی انتظار میں ہزاروں نہیں لاکھوں اولیاء و اقطاب دعائیں اور التجائیں کرتے ترستے ہی گزر گئے۔

میں جیسا کہ اپنے حالات کے سلسلہ میں ذکر کر چکا ہوں سیالکوٹ سے مکرم محترم بزرگ حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کی تحریک پہ ایک بزرگ و برتر ہستی کے ہاتھ پہ اظہار اسلام کی برکت کے حصول کی نیت و غرض سے آیا تھا۔ آتے ہوئے نیت و ارادہ صرف اسی قدر تھا کہ اظہار اسلام اور حصول فیوض و برکات کے بعد واپس سیالکوٹ یا کہیں اور کاروبار میں لگ جاؤں گا۔ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت میں نے اپنے ساتھ تن کے تین کپڑوں کے سوا کچھ نہ لیا۔ بلکہ جو کچھ بھی تھوڑا بہت سامان تھا سیالکوٹ ہی میں چھوڑ دیا۔ مگر قادیان پہنچ کر نہ وہ خیالات باقی رہے نہ ہی وہ نیت و ارادے۔ قادیان والے نے نہ مجھے لوٹ جانے کے قابل رہنے دیا نہ ہی اس کی مقدس و مہبط انوار الہٰیہ بستی کو چھوڑ جانے کی تاب رہی۔ چند روزہ قیام ہی میں میرے قلب کو اطمینان اور روح کو تسکین میسر آ گئی۔ کہ میں نے سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے قدموں اور حضور پر نور کی اس بابرکت بستی کے گلی کوچوں میں جینے اور مرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور حضرت کے دولت سرا کی دہلیز پر دھونی رمائے پڑے رہنے کی ٹھان لی۔

### حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا مشورہ

ضروریات نے مجبور کیا تو حضرت مولینا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر صرف دو دن کے لئے اجازت مانگی۔ تاکہ سیالکوٹ جا کر سامان لے آؤں۔ میری اس درخواست اور خواہش پر حضرت مولانا موصوف رضی اللہ عنہ نے جو کچھ نصیحت مجھے فرمائی اس کا مفہوم اپنے لفظوں میں پیش کرتا ہوں۔ مولوی صاحب ممدوح کا مذاق چونکہ نہایت لطیف خیالات گہرے اور معیار بہت بلند تھا۔ آواز میں شوکت و رعب۔ طبیعت میں جلال کے ساتھ زبان دانی میں آپ بلند پایہ اور اعلےٰ درجہ کے فاضل ادیب تھے۔ الفاظ آپ کے بہت ہی رچے تلے۔ اور روانی و طلاقت اس غضب کی آنکھوں تھی۔ کہ بولنے میں گویا باتوں کی بجائے موتی اور جواہرات آپ کی زبان سے جھڑا کرتے تھے۔ ان حالات میں آپ کے الفاظ کو پکڑنا اور محفوظ رکھنا بہت ہی مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نصیحت کے بیان میں مبالغہ کی بجائے کوتاہی و تفریط اور کمی و کمزوری کا پہلو ہی غالب ہوگا۔ میری گردن پر ہاتھ رکھ کر مسجد مبارک کی چھت کے اوپر ستر قاعز باً ٹہلتے ہوئے فرمایا۔

(۱) خدا کے اس فضل کی قدر کرو تم ابھی نئے آئے ہو۔ اتنی چھوٹی بات کے لئے قادیان سے باہر دو دن تو درکنار دو منٹ کے لئے بھی مت جاؤ۔ اس مقدس انسان کی صحبت اور مورد برکات بستی کی رہائش کو غنیمت جانو جو ہر کسی کو نصیب نہیں کاش دنیا کو اس انسان کی عظمت و مرتبہ کا علم ہو۔ اور لوگ اس بستی کے فضائل سے آگاہ ہوں آخر ہم لوگوں نے جو یہاں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ دنیا جہان کو چھوڑ کر۔ اپنے بیگانوں سے موہنہ موڑ کر اس گمنام اور بے آب و گیاہ و ویران بستی میں آن پڑے ہیں۔ ہمارا یہ فعل عبث اور فضول ہے کیا؟ یا ہم پاگل و بیوقوف ہیں؟ حقیقۃً بڑا ہی بابرکت ہے یہ مقام اور نہایت ہی روح پرور ہے فضاء اس کی جس چیز کو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں اور احساسات اس کی خوشبو سونگھتے ہیں۔ اگر دنیا کو اس کا علم ہو جائے۔ تو لوگ اس امن گاہ عالم کی طرف دیوانہ وار دوڑنے لگیں۔ مجنونوں کی طرح بیتابانہ بھاگ کر یہیں جمع ہو جائیں۔ میں تو ایک دن کی جدائی بھی گوارا نہیں کر سکتا قادیان سے باہر جانے کا خیال بھی موت کی سی مصیبت اور کوفت پیدا کر دیا کرتا ہے یہاں رہ کر ہم اپنے آپ کو مچھلی کی مانند روحانی پانیوں میں پاتے ہیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ قادیان کے باہر ایک آگ برستی نظر آتی ہے۔ اس زمانہ میں جس طرح مشیت ایزدی نے اس مقدس انسان کو ساری دنیا کی ہدایت کے لئے چن لیا ہے۔ اسی طرح اس بستی کو بھی امن و آشتی کا مقام بنا کر وہ فضیلت و برکت بخشی ہے کہ اس کی کوئی حد ہے نہ حساب ہماری نصیحت یہی ہے۔ کہ تم خود سیالکوٹ ہرگز نہ جاؤ۔ سامان تمہارا ہم لکھ دیتے ہیں یہیں آ جائے گا۔ میں نے اس نصیحت کو سر آنکھوں پہ رکھا اور بخوشی اس کی تعمیل کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس زمانہ میں یہ شعر

تجھ آگ برسنی ہے جہاں میں
مگر اک قادیان دارالامان میں

عموماً پڑھا اور تبلیغی خطوط میں لکھا کرتا تھا۔

### حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا مشورہ

قبض اور بسط انسان کے ساتھ لگی ہے ایک زمانہ میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے اور اس قسم کے سامان جمع ہو گئے کہ میں بہت ہی اداس اور غمگین رہنے لگا۔ طبیعت افسردہ و آزردہ رہتی۔ بعض قسم کے رنج و غم مجھ پہ چھا گئے۔ اور مجھے کئی طرح کے مشکلات کا سامنا ہوا۔

مَیں نے ان حالات سے تنگ آکر کچھ عرصہ کے لئے قادیان سے باہر چلے جانے کا ارادہ کر لیا۔ بہت سی سوچ بچار کے بعد آخر ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تخلیہ میں عرض حال کیا۔ جس پر حضرت ممدوح نے نہایت ہی محبت اور شفقت سے مجھے اپنی بغل میں لے لیا اور وعظ فرمانا شروع کیا۔ جس کا ماحصل میرے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

(۲) مَیں قادیان کے اوپر چوبیس رحمت الٰہی کے فرشتوں کو ہر وقت پر پھیلائے دیکھتا ہوں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے نزول برکات کیلئے اس بستی کو خاص کر لیا ہے، باہر جا کر کہاں تسکین پاؤ گے؟ قادیان میں اگر کسی کا غم غلط اور رنج دُور نہیں ہو سکتا۔ تو اب اور کونسی جگہ ہے۔ جہاں جا کر اطمینان مل سکے گا؟ میرا مشورہ یہی ہے۔ کہ بہرحال یہیں پڑے رہو۔ اور کثرت سے استغفار درود۔ لاحول اور الحمد کا ورد کرو۔ اپنے واسطے خود آپ بھی دعائیں کرو۔ میں بھی انشاء اللہ دعا کروں گا۔ خدا کا وعدہ ہے ان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرًا۔ مانو گے بھلا ہو گا۔ اور ہمیشہ سکھ پاؤ گے۔ مجھے تو اگر کوئی ہزار روپیہ روزانہ بھی دے۔ تو قادیان سے باہر نہ جاؤں۔ قادیان کی قدر اس سے باہر جا کر آئے گی۔ پھر پچھتاؤ گے۔ یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کی بے قدری کے گناہ سے بچو۔ یہی ہماری نصیحت۔ یہی وعظ اور یہی ہمارا مشورہ ہے۔ کیونکہ قادیان ہی اب ہر درد کی دوا اور ہر مرض کا علاج ہے۔ یہ واقعہ خلافت اولیٰ کے ابتدائی زمانے کا ہے۔

## مولوی محمد علی صاحب کا مشورہ

میں مڈل فیل تھا۔ قادیان میں سکول جاری ہوا۔ تو پہلا مدرس میں تھا۔ جس نے بچوں کو گھیر سمیٹ کر الف۔ ب۔ ت پڑھانا شروع کیا۔ مڈل کے امتحان کے لئے سکول کے طلباء نے نام بھیجے۔ تو میں نے بھی اپنا نام بھجوا دیا۔ اور امتحان میں شریک ہو کر پاس ہو گیا۔ اگلی کلاس کھلی تو میں بھی شریک تعلیم ہو گیا۔ مولوی محمد علی صاحب اس زمانہ میں گول کمرہ کے اوپر کے مکان میں رہا کرتے تھے۔ اور نویں کلاس کو اپنے اوقات گرامی میں سے وقت دے کر دینیات پڑھایا کرتے تھے۔

(۳) ایک روز کا واقعہ ہے۔ نہ جانیئے مولوی محمد علی صاحب کے دل میں کیا خیال آیا۔ اور کس جذبۂ محبت و خیر خواہی سے مجبور ہو کر آپ نے مجھے دوسرے لڑکوں سے علیحدہ کر کے ایک رقت آمیز لہجہ اور درد بھرے دل سے نصیحت کی اور فرمایا کہ شیخ صاحب آپ نے جتنا پڑھا۔ عمل کے لئے کافی ہے۔ دینی تعلیم میں کافی مددگار ہو سکتا ہے۔ میری رائے میں آپ اب تعلیم کے خیال کو ترک کر دیں۔ تو بہتر ہو گا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ رسمی تعلیم کا حصول آپ کے دل میں طول امل اور آگے سے آگے بڑھنے کا خیال پیدا کر دے۔ اور مبادا یہ خواہش اور ترقیات کا خیال کسی وقت قادیان جیسی پاک اور بابرکت بستی سے باہر لیجانے کا موجب بن جائے۔ میں نے محبت۔ اخلاص اور ہمدردی سے مشورہ دیا ہے آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ مان لیں۔ چاہیں رد کریں۔ مگر فیصلہ کرتے وقت یہ امر یاد رکھیں۔ کہ میں آپ کے فائدہ اور بہبودی کے مدنظر یہ مشورہ دے رہا ہوں۔

مولوی صاحب مکرم نے جس محبت۔ مروت اور ہمدردی سے نہ معلوم کتنے دن کی سوچ بچار کے بعد مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ مجھ پر اثر انداز ہوا۔ اور ایک تیر محبت کی طرح ان کا یہ نشانہ خطا نہ گیا۔ بلکہ نشانہ پر ٹھیک بیٹھا۔ سچ ہے ؎

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

## مولوی محمد علی صاحب کیلئے دعائیں

میں نے وہ مخلصانہ و ہمدردانہ مشورہ انشراح صدر سے قبول کیا۔ اور سر آنکھوں پر رکھا۔ اور خدا کا فضل ہے۔ کہ مولوی صاحب کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھتا اور اس کے ثمرات شریں سے متمتع ہوتے ہوئے اکثر مولوی صاحب کے واسطے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ بلکہ موجودہ ایام میں جبکہ خود جناب مولوی صاحب کا اپنا قدم بعض ابتلاؤں کی وجہ سے لغزش میں مبتلاء ہے۔ ان کے لئے خصوصیت سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ جو انہوں نے اوائل ایام میں مجھے فرمائی تھی خدا شاہد ہے۔ کہ یہ ایک سچا واقعہ اور ایسی حقیقت ہے جس میں قطعاً کسی قسم کی آمیزش و ملاوٹ نہیں۔ واللہ علےٰ ما اقول شہید۔ سنہ ٹھیک یاد نہیں۔ مگر یہ واقعہ ۱۹۰۰ء کے اِدھر اُدھر ہی کا ہے۔

ان ہر سہ واقعات کے ساتھ ایک مختصر سی بات جو میں نے علاوہ اور بہت سی باتوں کے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بارہا بغیر کسی واسطہ کے براہ راست سنی۔ لکھ کر آج کی صحبت پھر حاضری کی امید پر ختم کرتا ہوں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

(۴) حضورؑ پر نور فرمایا کرتے تھے۔ ہم سے عقیدہ و ارادت کا تعلق رکھنے والوں کیلئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ وہ بار بار اور کثرت سے قادیان آیا کریں۔ وہاں یہ بھی لازمی ہے۔ کہ ہمارے ذی استطاعت دوست قادیان کو اپنا وطن بنائیں اور اگر یہ امر اُنکی مقدرت سے باہر ہو۔ تو کم از کم اسبات کی خواہش ضرور دل میں رکھیں۔ کیونکہ جو شخص ہمارا مرید ہو کر قادیان کو اپنا وطن نہیں بناتا۔ یا کم از کم اس کو اپنا وطن بنانے کی خواہش نہیں رکھتا۔ ہمیں اس کے ایمان کا اندیشہ ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی
مورخہ ۶ رجون ۱۹۴۱ء

# تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والا ہر مجاہد اسے ضرور پڑھے

(۱) زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار خصوصاً سکریٹری مال اور ان کے افراد نوٹ فرمالیں کہ جن زمیندار مجاہدین کا چندہ تحریک جدید سال ہفتم ۳۰ رجون تک مرکز میں داخل ہو جائیگا۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ اس لئے کہ منڈیاں بند رہی ہیں۔ اور غلہ فروخت نہیں ہو سکا۔ ضلع سیالکوٹ کے چوہدری حسین احمد صاحب رائے پور قادر آباد نے اپنا ساتویں سال کا وعدہ ۲۶/ روپے ادا کرتے ہوئے کہا۔ زمیندار ۳۱ رمئی تک غلہ نکل آنے کے باوجود بھی چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ غلہ کی فروخت میں بھی دس پندرہ دن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے زمینداروں کیلئے ۳۰ رجون تاریخ موزوں ہے۔

(۲) جن زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار بہ حیثیت جماعت اپنے وعدے سو فیصدی ۳۰ رجون تک پورے کریں گے ان کے نام بھی ۳۰ رجون کے بعد پیش حضور ہوں گے۔

(۳) جن شہری جماعتوں کے احباب کا چندہ پچاس یا ستر فیصدی داخل ہو چکا ہے۔ یا جن کا وعدہ ماہ جون کا ہے۔ یا جولائی۔ اگست ستمبر کا ہے۔ اور وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ لیں۔" ۳۰ رجون تک ادا کر دیں۔ تو ان کے نام بھی ۳۰ رجون کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش ہوں گے۔ پس وہ جو باوجود تڑپ رکھنے کے معذوری سے ۳۱ رمئی تک نہیں دے سکے اب اس موقعہ کو غنیمت جانیں اور اپنا وعدہ پورا کریں۔

(۴) زمیندار۔ ہر شہری اور بیرون ہند کی تمام جماعتیں اور افراد تحریک جدید کا روپیہ ارسال کرتے ہوئے اسم وار تفصیل کوپن پر یا بیمہ میں یا الگ بھیجا کریں۔ تا جس دن رقم ملے۔ اسی دن داخل ہو جائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اسم وار تفصیل سے پیش ہو سکے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

# جماعت احمدیہ کے گزشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

(۱)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ عموماً حرارت اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ ۱۱، ۱۲ جون کی درمیانی شب حضور کو پیچش کی شکایت ہو گئی۔ جو دوسرے دن بہت بڑھ گئی۔ مگر تیسرے دن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں کافی تخفیف ہو گئی۔ علالت طبع کی وجہ سے حضور گزشتہ جمعہ کو نماز کے لئے تشریف نہ لا سکے اس وجہ سے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس دفعہ کئی دن بخار سے علیل رہیں۔ ایک دن ضعفِ قلب کا دورہ ہو گیا۔ جس کی تکلیف دوسرے دن تک جاری رہی۔ ایک دفعہ انتڑیوں میں درد کی شکایت ہو گئی۔ اب آپ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت کرتے رہیں۔

(۲)

اس ہفتہ ۸ ماہ احسان کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے ماتحت نہایت کامیابی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا گیا۔ قادیان کے ارد گرد دس بارہ میل کے حلقہ میں جس قدر دیہات ہیں ان میں تبلیغ کرنے کیلئے مختلف محلوں کے احباب گئے۔ جو صبح سے شام تک غیر احمدی احباب میں تبلیغ کرتے رہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس موقعہ پر قادیان اور بیرونی جماعتوں کو ایک لاکھ کی تعداد میں مختلف قسم کے تبلیغی رسالے ٹریکٹ اور اشتہارات بھیجے گئے۔ بیرونجات سے جو رپورٹیں آ رہی ہیں اور جو سلسلہ وار روزانہ الفضل میں شائع ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ہر جگہ لوگوں نے توجہ سے باتیں سنیں۔ اور بہت لوگ متاثر ہوئے۔

(۳)

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۳۰ جون تک بیرون ہند کی جن جماعتوں یا افراد کا چندہ بذریعہ چیک یا منی آرڈر پہنچ جائے گا۔ ان کی فہرست ۳۰ جون کے بعد دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اسی طرح انہوں نے زمیندار احباب کے لئے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ مئی میں منڈیوں میں لین دین بند رہا ہے۔ اور زمینداروں کا غلہ فروخت نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے جو زمیندار جماعتیں ۳۰ جون تک اپنے وعدے پورے کر دیں گی ان کے نام بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۳۰ جون کے بعد دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس بیرون ہند کے دوستوں۔ اور زمیندار احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ۳۰ جون تک ان کی جماعتوں اور افراد کی موعودہ رقوم مرکز میں پہنچ جائیں۔

(۴)

ناظر صاحب بیت المال نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو وظائف تعلیمی قرضہ حسنہ کی صورت میں دئیے جا چکے ہیں۔ ان کی واپسی خاطر خواہ نہیں ہو رہی۔ چونکہ بعض لوگ باوجود بار بار یاددہانی کے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے نظارت بیت المال مجبور ہے۔ کہ ایسے احباب کے خلاف قضاء میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی رپورٹ کرے۔ اور بصورت عدم وصولی و اصلاح عدالتی کارروائی کی جائے۔ پس وہ لوگ جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ حسنہ واجب الادا ہے۔ انہیں جلد از جلد قرضہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ان کے خلاف نظارت کو کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(۵)

انچارج صاحب تحریک جدید نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ کچھ کتب دفتر تحریک جدید میں کتب فروشوں سے واپس آئی ہیں۔ اس لئے جو دوست تفسیر کبیر خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ بہت جلد اپنا آرڈر معہ قیمت بھجوا دیں۔ قیمت چھ روپے علاوہ محصولڈاک ہے۔

(۶)

نظارت تعلیم و تربیت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی طرف سے جو وظائف تعلیمی دئیے جاتے ہیں۔ وہ خواہ قرضہ حسنہ کی صورت میں ہوں یا امدادی۔ صرف ایک سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اور نیا مالی سال شروع ہوتے ہی تمام وظیفہ خواران کا۔ جو اپنے وظائف کو جاری رکھنا چاہتے ہوں فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق افسر درسگاہ مطبوعہ فارم پر نظارت کو بھجوا دیں۔ جن طلباء کی طرف سے ۳۰ جون ۱۹۴۱ء تک بہ تصدیق نہیں آئے گی۔ ان کی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(۷)

ناظر صاحب بیت المال نے اعلان کیا ہے کہ ابھی تک بہت کم جماعتوں نے بجٹ آمد بجانب سال حال یعنے ۱۹۴۱ء-۱۹۴۲ء تشخیص کر کے بھجوائے ہیں۔ عہدیداران مال کو چاہیئے کہ اس بارہ میں فوری توجہ فرما کر اپنی اپنی جماعت کا بجٹ بہت جلد تشخیص کر کے بھجوائیں۔ انسپکٹر صاحبان بیت المال جو دورے پر ہیں انہیں بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے بجٹ تشخیص کرا کے جلد بھیجیں۔

(۸)

اس ہفتہ ملک معظم کے یوم پیدائش پر اعزازی خطابات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں دو احمدیوں یعنی جناب مولوی محمد صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم مدراس کو "خان بہادر" اور جناب شیخ جلال الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کمرشل برانچ ہیڈ کوارٹرز آفس این ڈبلیو آر لاہور کو "خانصاحب" کا خطاب عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔

(۹)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اس ہفتہ قادیان کی مغربی نہر پر تیراکی کے مقابلے ہوئے۔ اختتام پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اول و دوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ باہر کے خدام کو بھی چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں تیراکی کو رواج دینے کی کوشش کریں۔

(۱۰)

اس ہفتہ کا ایک اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب جو سرحدی علاقہ میں پیغامی مشن کے قیام کے بانی اور پیغامیوں کی طرف سے اس علاقہ میں مبلغ تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی بیعت سے اس علاقہ کے غیر مبائعین کی ہدایت کا رستہ کھل جائیگا۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو استقامت عطا فرمائے۔ آپ کی بیعت خان بہادر دلاور خانصاحب کے ساتھ بار بار تبادلہ خیالات کا نتیجہ ہے۔

(۱۱)

اس ہفتہ روزانہ "الفضل" میں حسب ذیل خاص مضامین شائع ہوئے (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے حکومت کا خطاب باعث ہتک سمجھتے ہیں۔ (۲) اسلام اور محبت الٰہی (۳) دنیا کے لئے امن اور سلامتی کا ایک ہی ذریعہ (۴) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں (۵) غیر مبائعین سے رشتہ و ناطہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد (۶) چودھویں صدی کا مجدد کون ہے۔ (۷) لیڈران احرار کی نہایت افسوسناک دینی اور اخلاقی حالت (۸) مطالبہ وقف زندگی (۹) مسئلہ نبوت از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول رض (۱۰) دنیا قیامت کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ (۱۱) مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی صداقت احمدیت کا ایک زندہ نشان ہے۔ ان کے علاوہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تبلیغی رپورٹیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں کی فہرست بھی شائع کی گئی :-

# ہفتۂ جنگ کے اہم حالات

## شام میں جنگ

گذشتہ ہفتہ یہ لکھا گیا تھا۔ کہ کریٹ کے بعد جرمن اب شام میں قدم جمانا چاہتے ہیں۔ اور ہر طرف سے یہ آواز بلند ہو رہی تھی۔ کہ برطانیہ کی فوجوں کو بڑھ کر شام میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ تا اس فتنہ کا دروازہ بند ہو سکے۔ جو وہاں جرمنوں کے داخلہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ سو ایسا ہی ہوُا۔ برطانیہ اور جنرل ڈیگال یعنی آزاد فرانسیسی افواج کے کمانڈر نے شام پر چڑھائی کر دی۔ اور گو ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس اقدام سے لڑائی پر کیا اثر پڑیگا۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ جرمن چالیں درہم برہم ہو گئی ہیں۔ چنانچہ مسٹر چرچل وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا جرمنوں کے ان منصوبوں سے وادیٔ نیل اور نہر سویز کا علاقہ خطرہ میں پڑگیا تھا۔ اُدھر برطانی حکومت عرصہ ہوُا اعلان کر چکی تھی۔ کہ وہ شام اور لبنان پر کسی ملک کا قبضہ نہ ہونے دے گی۔ اور مڈل ایسٹ کے جن ممالک کی حفاظت کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے ان پر حملہ کرنے کے لئے دشمن کو شام اور لبنان میں اڈے نہ بنانے دے گی۔ شام پر چڑھائی کے رستہ میں برطانیہ کو سب سے بڑا خدشہ یہ تھا۔ کہ اس طرح دشی گورنمنٹ سے لڑائی شروع ہو جائے گی۔ اور جرمنی کی مراد بر آئے گی۔ کیونکہ جرمن سمجھتے تھے۔ کہ لڑائی شروع ہو جانے سے وشی گورنمنٹ ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ جائے گی۔ مگر دشی گورنمنٹ نے ابھی تک برطانیہ کے خلاف جنگ کا اعلان نہیں کیا۔ اور ابھی تک شام میں برطانی فوجوں کا بہت کم مقابلہ کیا گیا ہے۔ شام میں دشی گورنمنٹ کی ۴۵ ہزار فوج تھی۔ جس میں سے ایک تہائی فرانسیسیوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے بہت سے سپاہی ہماری فوجوں سے آملے ہیں۔ شام میں انگریزی فوجیں عمداً آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں۔ تا زیادہ خون خرابہ نہ ہو۔ جو دستے سمندری علاقہ کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے تھے۔ وہ بہت آگے نکل گئے ہیں دمشق کے علاقہ میں مقابلہ زیادہ سخت ہو رہا ہے۔ جو دستے عراق کی طرف سے بڑھکے حلب کو جا رہے تھے۔ وہ بھی کامیابی سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ شام میں جو تھوڑے بہت جرمن ہوائی جہاز اس لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ حلب کے اڈہ سے حملہ کرتے ہیں۔ انہی اڈوں پر رائل ایر فورس کے بمبار برابر حملہ کرتے رہتے ہیں آزاد فرانس کے جنرل ڈیگال کی طرف سے جنرل کترو نے شام کے لئے آزادی کا اعلان کر دیا ہے شام پر چڑھائی کے اقدام کو ساری دنیا میں پسند کیا گیا ہے عرب ممالک بھی اس پر مطمئن ہیں۔

## عراق

عراق میں اب بالکل امن وامان ہے۔ بغداد بصرہ وغیرہ مقامات پر حالات بالکل سدھر چکے ہیں۔ وزیر اعظم السید جمیل مدفعی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ گذشتہ ماہ کے رنجدہ واقعات کیلئے ذمہ وار ہیں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ مصر اور لیبیا میں بھی کوئی قابل ذکر واقعات نہیں ہوئے البتہ طبروق پر نازی حملوں کا زور بڑھ گیا ہے سکندریہ پر بھی دشمن نے شدید بمباری کی۔

## ایبے سینیا

ایبے سینیا میں جما ہی ایک ایسا علاقہ تھا۔ جہاں اطالوی جم کر مقابلہ کر رہے تھے۔ مگر اب وہ خطرہ میں ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جلد اس پر انگریزی فوجوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ بحیرہ احمر میں اطالویوں کی آخری بندرگاہ عصب پر بھی ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس قبضہ میں ایک پنجابی رجمنٹ اور ہندوستان کے بحری بیڑے نے بڑا کام کیا۔

## جرمنی اور امریکہ

اس ہفتہ کا ایک اور اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک جرمن آبدوز نے ایک امریکن جہاز "رابن مور" کو غرق کر دیا۔ اس کے ۳۵ آدمیوں کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ امریکہ میں اس سے ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ نائب وزیر خارجہ امریکہ نے اس پر سخت غصہ کا اظہار کیا۔ اور جرمنی کو سخت چٹھی لکھی گئی۔ بحر اٹلانٹک کے پار سے ایک حوصلہ افزا خبر یہ آئی ہے کہ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے کہا ہے۔ کہ امریکہ بیس لاکھ ٹن وزنی مال اور تیل لے جانیوالے جہاز برطانیہ کو دیگا۔

## وزیر اعظم کا اعلان

۱۲ر جون کو لنڈن میں اتحادی ممالک کی ایک کانفرنس ہوئی۔ کینڈا۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا یونان۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ پولینڈ اور لکسمبرگ کے نمائندے شریک تھے۔ برطانیہ کی طرف سے مسٹر چرچل شامل ہوئے۔ اور آپ نے ایک اہم تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اس جنگ میں ہماری کامیابی یقینی ہے۔ اور ہٹلر کے وجود سے اس دنیا کو پاک کر دیا جائے گا یہ تو ممکن ہے۔ کہ ہٹلر کی لعنت فرضی طور پر ایشیا اور افریقہ میں بھی جا پہنچے۔ لیکن ہم ہر جگہ اس کا مقابلہ کریں گے۔ اور اُسے کہیں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیں گے اس سے صلح کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ جب ہم نے اس وقت صلح نہ کی۔ جب ہمارے پاس ایک بھی ٹینک نہ تھا۔ تو اب کہاں کریں گے۔

## عام حالات

شام کی جنگ کے متعلق تازہ ترین حالات یہ ہیں۔ کہ اتحادی افواج نہایت کامیابی سے ہر محاذ پر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور گو بعض جگہ مقابلہ سخت ہوُا ہے۔ لیکن دشمن کہیں پاؤں نہیں جما سکا۔ اب تک اڑھائی ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کیا جا چکا ہے فرانسیسی حکومت دمشق اور بیروت چھوڑ کر حلب چلی گئی ہیں۔ جن علاقوں پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ وہاں اتحادیوں نے حسب اعلان آزاد نظام حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو آزادی دے دی گئی ہے۔ اور انہیں اپنے حسب منشا انتظام کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ سرکاری محکمے نئے ڈھنگ پر کامیابی سے چل رہے ہیں۔ بیت المقدس کی ایک اطلاع کے مطابق اتحادیوں نے شام اور لبنان کے تاجروں کو مقبوضہ علاقوں سے اشیاء حاصل کرنے کی عام اجازت دے دی ہے۔ اس جنگ کا ایک اہم پہلو یہ ہے۔ کہ مشہور قبائلی لیڈر سلطان پاشا الاطرش اتحادیوں سے مل گئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ ستر ہزار جنگجو قبائلیوں کا لشکر بھی ہے۔

ایک اور واقعہ یہ ہے۔ کہ امریکن پریذیڈنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ امریکہ میں اٹلی اور جرمنی کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے اور ان دونوں کے مقبوضہ ممالک کی جائیداد پر امریکن گورنمنٹ کنٹرول کرے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس حکم کا اثر جرمنی اور اٹلی کے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے سرمایہ پر ہوگا۔

روم سے پندرہ جون کی خبر ہے۔ کہ آج یہاں حکومت اٹلی نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اٹلی میں امریکن سرمایہ کو روک لیا جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اٹلی میں امریکن جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔ چنانچہ ان کی قیمت کا اندازہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے یہ گویا امریکن پریذیڈنٹ کے اقدام کا جواب ہے۔

برطانیہ پر اس ہفتہ کوئی قابل ذکر ہوائی حملہ نہیں ہوُا۔ اس کے برعکس رائل ایر فورس نے متواتر بمباری کر کے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے کئی صنعتی کارخانوں فوجی ٹھکانوں اور بحری اڈوں کو تباہ و برباد کیا۔ اٹلی کے بحری بیڑہ کے دس جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ عین اس وقت جب ان جہازوں کی غرقابی کا اعلان ہو رہا تھا برلن ریڈیو سے یہ گپ ہانکی جا رہی تھی۔ کہ بحیرہ روم میں برطانیہ کی بحری طاقت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ کروشیا میں جو کٹھ پتلی گورنمنٹ قائم کی گئی تھی۔ اس نے ۱۵ر جون کو محوری پیکٹ پر دستخط کر دیئے یہ تقریب بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ جرمن اور اٹلی کے وزراء خارجہ کے علاوہ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ ہنگری اور جاپان کے نمائندے بھی اس میں شریک ہوئے۔ گویا اسطرح یہ ہفتہ ہر لحاظ سے اتحادیوں کے لئے کامیابی اور دشمن کے لئے نامرادی کا موجب ہوُا ہے۔

## مبلغین کی ضرورت

"صیغہ مقامی تبلیغ کو چند مبلغین کی ضرورت ہے تبلیغ کے خواہشمند دوست دفتر مقامی تبلیغ میں ۳۰ جون تک اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ کسی ڈگری کی شرط نہیں مخلص جوشیلے اور محنتی آدمی کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواست پر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ضروری ہے۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ہوگی۔

انچارج مقامی تبلیغ قادیان

## وی۔پی وصول کر لئے جائیں

۱۰ جون ۱۹۴۱ء

حسب اطلاعات سابقہ وی۔پی۔ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمالیں۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں جبکہ مشکلات انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں۔ کوئی دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی پی واپس کر کے ان مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

مینیجر

## جہانگیری دواخانہ یونانی دہلی

دواخانہ ہذا کی شہرت و مقبولیت کے اسباب (۱) مفردات تازہ اور صاف ہوتے ہیں مرکبات اصلی اور کھرے اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔ (۲) نفع کم لگایا جاتا ہے (۳) دواخانہ کے سرپرست وانچارج خاندانی طبیب عالیجناب حکیم عبدالواحد خانصاحب احمدی زبدۃ الحکماء ہیں۔ موصوف ایک مشق طبیب ہونیکے علاوہ تشخیص تجویز میں خاص ماہر ہیں۔ پوسٹ کارڈ بھیجکر فہرست دواخانہ منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ مینیجر جہانگیری دواخانہ یونانی بازار چونامنڈی نئی دہلی

## میرے تجربے سے فائدہ اٹھایئے

### ہومیوپیتھک علاج کا کرشمہ دیکھئے

ہومیوپیتھک علاج دیگر طریق علاج سے کم خرچ اور نہایت زود اثر ہے اس گرانی کے زمانے میں بھی یہ ادویہ نہایت ارزاں ملتی ہیں۔ ہر مرض کے علاج کے لئے مجھے لکھیئے۔ یا میرا تعارف کرا دیجیئے۔ سینکڑوں بندگان خدا صحت یاب ہوئے ہیں مرگی۔ تلی۔ ہسٹیریا۔ ہر قسم کی کمزوری۔ مردانہ پوشیدہ۔ زنانہ وغیرہ امراض کے مجربات موجود ہیں

ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

## پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کر دینے والی اکسیر تسہیل ولادت کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کیلئے بھی مفید دوا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۲/۱۰ دو روپے دس آنے

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

## روزنامہ الفضل خریدنا کیوں ضروری ہے؟

تمام استطاعت رکھنے والے احمدی احباب کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ روزنامہ "الفضل" جو جماعت احمدیہ کا واحد روزانہ آرگن ہے خریدیں۔ کیونکہ:۔

(۱)۔ "الفضل" حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیر و عافیت اور حالات سے روزانہ باخبر رکھتا ہے (۲) حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اور دوسری تقاریر سب سے پہلے جماعت تک پہنچاتا ہے (۳) بزرگان سلسلہ علماء اور مبلغین کے متعلق اطلاعات اہم مرکزی واقعات اور سلسلہ کے اہم کاموں اور ضرورتوں سے آگاہ کرتا ہے۔ (۴) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں پیش کر کے بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے (۵) بزرگان و علمائے جماعت کے مذہبی علمی اخلاقی۔ تربیتی مضامین۔ تجارتی و صنعتی معلومات سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شائع کرتا ہے (۶) احمدی دوستوں کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے نیز ان کیلئے تبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے (۷) آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر آپ کیلئے روحانی ترقی کا سامان بہم پہنچاتا ہے (۸) جنگ کی اہم اور ضروری خبریں خلاصۃً دوسرے اخبارات کے ساتھ شائع کرتا ہے۔

ہم ان تمام احباب سے جو "الفضل" کے خریدار نہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسکی خریداری قبول فرمائیں۔ اور ان روحانی فوائد سے متمتع ہوں۔ جو اس کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ "روزنامہ الفضل" کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔

مینیجر

روزنامہ الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ اڑھائی روپیہ ہے

## محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپکی فلیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ وہ اس قسم کے ہٹیلے مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فلیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ داغ معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس کا استعمال کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فلیسرین کریم کیل۔ کیلوں۔ چھائیوں۔ بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوافروشوں سے خریدیں۔

وی۔پی منگوانے کا پتہ:۔ فلیسرین فارمیسی ملتان (پنجاب)

## بینظیر تحائف

یہ ہم نے نہایت خوش ذائقہ اور مفرح شربت و عرق شفا۔ شربت بادام۔ شربت نیلوفر۔ شربت بزوری۔ شربت بزوری خمیرہ۔ عرق گاؤزبان۔ عرق بیدمشک۔ عرق گلاب دو آتشہ۔ روح کیوڑہ۔ روح بیدمشک تیار کئے ہیں۔ ہمارے پاس نہایت تیز انگوری سرکہ بھی موجود ہے۔ سونے کی گولیاں۔ یہ بینظیر گولیاں عورتوں اور مردوں کے تمام امراض مخصوصہ کو جڑھ سے اکھیڑتی ہیں۔ اور مقوی دل و دماغ ہیں پٹھوں کو مضبوط بناتی ہیں قیمت ایک روپے کی آٹھ۔ ممیرا چینی نہایت اعلیٰ قسم کا موجود ہے۔ قیمت چار روپے تولہ۔ اکسیر اٹھرا۔ ایرانی زعفران اور مشک تاتار سے تیار شدہ ۸ تولہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ قیمت

نوٹ:۔ فہرست میں مکمل خوراک کی قیمت ۸ روپے کی بجائے غلطی سے نو روپے چھپ گئی ہے۔

پروپرائیٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**چنکنگ** ۱۵ جون۔ جاپان کی ایک بحری فوج جو قریباً سو جنگی جہازوں پر مشتمل ہے جنوب کو روانہ ہو گئی ہے۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ جاپان علد ہی جنوبی بحر الکاہل میں کوئی بڑی مہم شروع کرنے والا ہے۔ اس بیڑے میں ایک طیارہ بردار جہاز بھی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز کو ڈرا کر اقتصادی مراعات حاصل کرنا چاہتا ہے۔

**وشی** ۱۵ جون۔ ۱۷ جون کو مارشل پیٹاں فرانسیسی قوم کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کریں گے۔ اس تاریخ کو ان کے برسر اقتدار آنے اور عارضی صلح کی پہلی سالگرہ ہے۔

**لنڈن** ۱۵ جون۔ یونانی وزیر اعظم نے بیان کیا ہے کہ کریٹ کی جنگ میں تین ہزار یونانی سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ جون۔ مسٹر روز ویلٹ کی بیوی نے ایک برطانی بچہ کو جو بموں سے زخمی ہو کر واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے متبنیٰ بنا لیا ہے۔ قریباً پانسو برطانی بچے امریکنوں نے متبنیٰ بنائے ہیں۔

**نیویارک** ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے مسلح جہاز بحر اوقیانوس میں لوٹ مار کر رہے ہیں۔ اور جاپانی جزائر میں ان کے اڈے ہیں جہاں سے نکل کر حملے کرتے ہیں

**دمشق** ۱۵ جون۔ برطانی گورنمنٹ نے پیٹاں گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ وہ شام کی حکومت کو ہدایت کرے کہ وہاں سے جرمنوں کو نکالنے میں برطانیہ کی مدد کرے۔ مگر پیٹاں گورنمنٹ نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

**لنڈن** ۱۵ جون کیمبرج یونیورسٹی کے ایک ۲۴ سالہ گریجوایٹ نے ایک ایسا خفیہ ہتھیار ایجاد کیا ہے۔ جو دکھائی نہیں دیتا مگر بے حد مہلک ہے۔ برطانی فوج کو عنقریب اس سے مسلح کیا جائے گا

**لنڈن** ۱۵ جون۔ روس میں ہوائی چھتریوں اور ٹینکوں کے مظاہرے وسیع پیمانہ پر ہو رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جرمنی کو فوجی مظاہرہ [illegible]

کا جواب ہے۔

**لاہور** ۱۵ جون۔ مال روڈ کی ایک مشہور فرم کے مالک کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ مقررہ قیمت سے زیادہ پر دوائیاں فروخت کرتا تھا

**لنڈن** ۱۶ جون۔ برطانی وزارت میں تبدیلیوں کی افواہ ہے۔ خیال ہے کہ مسٹر ڈف کوپر وزیر اطلاعات کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور مسٹر ایمری کو ان کی جگہ دی جائے گی۔ سر سٹیفورڈ کرپس کو مسٹر ایمری کی جگہ وزیر ہند بنایا جائے گا۔

**لنڈن** ۱۶ جون۔ شمالی افریقہ میں لڑائی میں اب زیادہ سرگرمی پیدا ہو رہی ہے۔ سولم میں انگریزی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ برلین کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی فوجوں نے سوموار کو سولم پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ابیسینیا میں دشمن کچھ اور پیچھے ہٹ گیا ہے۔ شام میں کسوہ پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے نیز یہاں سے دس میل شمال میں واقع موضع سعیدون پر بھی۔ بیروت کی طرف اتحادی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے ایک اور فوج ریگستان کے کنارے کنارے بڑھ رہی ہے۔

**لنڈن** ۱۶ جون۔ رائل ایر فورس کے بمباروں نے پھر جرمنی پر زور کا حملہ کیا۔ یہ پانچواں مسلسل حملہ تھا۔ برلین کے ایک اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مغربی جرمنی کے بعض ٹھکانوں پر دھماکے سے پھٹنے والے اور آتش افروز بم پھینکے گئے۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بہت کم سرگرمی دکھائی جنوبی علاقہ میں دو جگہ بم گرائے گئے لیکن کوئی نقصان نہ ہوا۔ ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔

**واشنگٹن** ۱۶ جون۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت یورپ کے کسی ملک میں اشیائے خورد و نوش کی اتنی قلت نہیں جتنی کہ بلجیم میں ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جرمن فوج سب کچھ اڑا لیتی ہے۔ اب کے بلجیم روس سے کوئی اناج وغیرہ نہیں خرید سکا۔ کیونکہ اس کے کارخانے جو سامان تیار کرتے ہیں۔ وہ نازی لے لیتے ہیں اور اسی کے بدلے بلجیم روس سے کھانے پینے کا سامان خرید کیا کرتا تھا

**سڈنی** ۱۶ جون۔ انگلستان میں جن لوگوں کو ہوائی حملوں سے نقصان پہنچا ان کی امداد کے لئے آسٹریلیا کے جنگی فنڈ سے آٹھ سو پونڈ کی ایک اور رقم بھیجی گئی ہے۔

**کالی کٹ** ۱۶ جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ضلع مالابار میں پچھلے دنوں جو طوفان آیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ایک سو ساٹھ آدمی مارے گئے۔ اور چار ہزار گھر برباد ہو گئے۔

**قاہرہ** ۱۶ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل ہماری فوجوں نے دشمن کے ان دستوں پر حملہ کر دیا۔ جو سولم کے جنوب مغربی علاقہ میں پڑاؤ ڈالے پڑی ہیں۔

**لنڈن** ۱۶ جون۔ ابیسینیا میں ایک اور اطالوی جرنیل نے دو ہزار سپاہیوں سمیت ہتھیار ڈال دئیے ہیں

**لنڈن** ۱۶ جون۔ کل فرانس کو ہتھیار ڈالے پورا ایک سال ہو جائے گا۔ اس ایک سال میں وشی گورنمنٹ نے ایسے کام کئے ہیں جن کی تاریخ میں مثال نہیں۔ مارشل پیٹاں نے کہا تھا۔ کہ میری حکومت کے دو اصول ہوں گے۔ ایک یہ کہ پرانے اتحادیوں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔ اور دوسرے فرانس کی عزت پر حرف نہ آنے دیا جائے۔ مگر یہ اصول جس طرح توڑے گئے ہیں وہ کوئی راز نہیں۔ اب فرانس کے کارخانے شوق سے جرمنوں کا کام کرتے ہیں۔ اور فرانسیسی نوآبادیات کے سمندروں میں جرمن جہاز کھلم کھلا پھرتے ہیں۔ نازی وانڈ یو کہہ رہا ہے کہ جرمنی نے فرانس سے بھائیوں جیسا سلوک کیا ہے۔ لیکن اس کا ایک ثبوت تو یہ ہے۔ کہ فرانس کے صوبہ الساس اور لورین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جرمنی فرانس سے ہر ساڑھے نو سفتہ کے بعد اتنی رقم وصول کر لیتا ہے۔ جتنی برطانیہ اور فرانس نے بارہ سال رائن لینڈ پر قبضہ رکھنے کے بعد وصول کی تھی

**لنڈن** ۱۶ جون۔ گذشتہ تین ماہ میں دشمن کے دس لاکھ ٹن وزنی جہاز ڈوبے ہیں۔ اور برطانیہ کے ساڑھے تیرہ لاکھ ٹن۔ لڑائی کے آغاز میں برطانیہ کے پاس دو کروڑ دس لاکھ ٹن وزنی جہاز تھے۔ اور جرمنی و اٹلی دونوں کے ملا کر اس کے ½ کے برابر تھے۔ اس سے دونوں کے نقصان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

**لکھنؤ** ۱۶ جون۔ یو۔ پی کے خاکساروں کے لیڈر نواب سید محمد صاحب نے اپیل کی ہے۔ کہ اس تحریک کی بندش کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی جانی چاہئیے کیونکہ یہ محض غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔ یو۔ پی کی موجودہ حکومت کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں

**لنڈن** ۱۶ جون۔ رائل ایر فورس کے شدید حملوں کے باوجود جرمنی سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ جہازوں میں رسد بھیجتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جرمنی میں برطانی حملوں کی وجہ سے ریلوے کا انتظام بالکل درہم برہم ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ باقی ہے اس سے روسی سرحد پر سامان پہنچانے کا کام لیا جاتا

**القرہ** ۱۵ جون۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ایک جرمن افسر نے برلن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شام میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان جو جنگ شروع ہے جرمنی اس سے چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ یہ جنگ برطانیہ اور فرانس کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب کر دے گی۔ [illegible] پر قبضہ کر لے گا تو جرمنی بالآخر شام واپس حاصل کر کے پھر فرانس کو دیدے گا ✼

عبدالرحمٰن قادیانی [illegible]